تصانیف مرتب کیں ۔ The Holy 'The Battle of Islamic Shariah in india-' The Holy Quran and Biology-

'Need to Institutionalise Zakat- 'Islam in Concept-' Evolution or Creation-' Quran and Natural World-

'Rise and Fall of Muslims in Science-' Shariah House A Basic Need-' Cloning Testfies Resurrection-

'Quran, Science and The Muslims- 'Moon Sighiting and Astronomical Calculations-

مجلہ ''الحق'' کے ساتھ آپ خصوصی شفقت فرماتے تھے اور ہر ماہ دو دو تین تین مضامین انتہائی سلیقے اور خوبصورت انداز میں کمپوز شدہ بھیجتے تھے جن کی وجہ سے ''الحق'' کے قارئین آپ کے نام سے مکمل طور پر مانوس ہو چکے تھے۔ علامہ مرحوم کی وفات سے جہاں ''فرقانیہ اکیڈیمی'' اور پسماندگان کو نقصان پہنچا ہے وہیں ماہنامہ ''الحق'' بھی ان کی جدائی سے ایک عظیم اہل قلم کی نگارشات سے محروم ہوا ہے۔ الغرض آپکا سانحہ ارتحال تمام عالم اسلام کے لئے بالعموم اور مسلمانانِ برصغیر کیلئے وقعتِ الواقعہ اور سانحہ فاجعہ سے کم نہیں۔ مشرق و مغرب اور اسلام و سائنس کے درمیان فاصلے کم کرنے والا یہ عظیم انسان بہت ہی نازک وقت میں اٹھ گیا ہے۔ کاش ملک الموت ان نازک حالات میں علامہ مرحوم کو کچھ اور وقت دیتا۔　ع　کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

اس عظیم علمی المیہ پر ہم خود بھی تعزیت کے مستحق ہیں اور اس موقع پر ''فرقانیہ اکیڈیمی'' کے ذمہ داروں، آپ کے صاحبزادگان اور تمام ندوی حلقے سے بھی دلی تعزیت کرتے ہیں۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ بعد نماز عصر معظم بی ٹی ایم لے آؤٹ میں ادا کی گئی اور تدفین آبائی وطن چک بانا ور (مضافات بنگلور) میں کی گئی۔

آخر میں ہم حضرت علامہ مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں کہ دین کے اس عظیم خادم اور لاجواب مبلغ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا ہو۔ (امین)

ع　آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

پاک بھارت کشیدگی اور حکمرانوں کا لائحہ عمل

جنوبی ایشیاء اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند پر ایک بار پھر جنگ کے سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ بارڈروں اور سرحدات پر مہینوں سے متعین دونوں جانب افواج کے درمیان روزانہ فائرنگ کا تبادلہ بھی ہو رہا ہے۔ کسی بھی لمحے اور کسی بھی جانب سے کوئی بھی بڑی کاروائی کا امکان کافی حد تک نمایاں ہے۔ حالات کشیدگی کی انتہا پر ہیں اور نفرتوں اور کدورتوں سے بھرے دو طرفہ بیانات جلتی پر تیل کا کام دے رہے ہیں اگر اس بار پاک بھارت جنگ ہوئی تو یقیناً یہ

آخری جنگ ثابت ہوگی۔اور یہ روایتی جھڑپ ثابت نہیں ہوگی بلکہ دونوں جانب سے ایٹمی اور تابکاری اسلحہ وہ قیامت برپا کرے گا کہ شاید خطہ ارض میں کبھی پہلے اس کا مظاہرہ ہوا ہو۔سوال یہ ہے کہ حالات اس حد تک آخر کیوں پہنچ گئے؟ اس کا مختصر اور سیدھا جواب یہ ہے کہ بھارت اگر روایتی ہٹ دھرمی، ضد اور ناانصافی پر مبنی موقف چھوڑ دیتا اور کشمیر پر اپنا غاصبانہ تسلط ختم کر دیتا تو دونوں ملکوں کا وجود اب داؤ پر نہ لگتا اور نہ ہی دونوں جانب کی اقوام کا معاشی قتل عام ہوتا۔دنیا بھر کے مختلف متحارب ملک اپنے مسائل اور جھگڑے مذاکرات اور افہام وتفہیم سے حل کر رہے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ آزادی کی صبح سے لے کر آج تک اپنے جھگڑے اور کدورتیں کم نہ کر سکے۔ بلکہ دن بدن اس میں اضافہ ہورہا ہے اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ سرحدوں پر افواج کا ہجوم اکھٹا کر کے یا پاکستان پر جنگ مسلط کر کے وہ پاکستان کو مجبور کر دے گا کہ وہ کشمیر کے قضیہ سے دستبردار ہو جائے تو یقیناً یہ اس کی بھول ہے کہ جس ملک نے اپنا سب کچھ کشمیر کے لئے تج دیا ہو اور وہ اپنے 54 سالہ سیاسی موقف سے یونہی آسانی سے دستبردار ہو جائیں تو یہ ناممکن ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ خود کشمیریوں نے 70 ہزار سے زائد اپنے قیمتی افراد آزادی کشمیر اور الحاق پاکستان کے لئے قربان کر دیئے ہیں اور ان کی رگ رگ اور نس نس میں آزادی و انقلاب کا خون دوڑ رہا ہے۔تو کیا وہ اس قدر جدوجہد اور قربانیوں کے باوجود اس سے دستبردار ہو جائیں گے؟ بھارت کو چاہیے کہ وہ حقائق کی دنیا میں رہتے ہوئے کشمیر کے مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور وفکر کرے اور کشمیریوں کو ان کا جائز حق دے اور اپنا جنگی جنون ختم کرے اور اپنے روز بروز بڑھتے ہوئے جنگی وسائل کو اپنے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرے۔اسی میں اس کی بھلائی ہے ورنہ آئندہ کے پچاس سالوں میں بھی دونوں ممالک کے حصے میں غربت وافلاس اور بھوک ہی لکھی ہوگی۔یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ واجپائی نے ایک ایسے وقت میں یہ ڈرامہ رچایا جب ریاست گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں اور دہشت گرد تنظیموں نے حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کا قتل عام کیا جس میں ۳ ہزار سے زائد مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور اربوں مالیت کی املاک اور سامان تباہ کر دیئے گئے۔جس پر اقوام عالم کی طرف سے بھی احتجاج کیا گیا۔اور خود اندرونی ملک اپوزیشن جماعتوں نے بھی واجپائی کو آڑے ہاتھوں لیا۔چنانچہ اس نے از خود کشمیر میں فوجی کیمپ پر حملے کا ڈرامہ رچایا اور دنیا کی نگاہیں گجرات کے مظالم اور اندورنی مسائل سے پھیر لیں۔اور پھر اس کے ساتھ ساتھ یہ دہشت گردی کے خلاف رچائے جانے والے ڈرامے سے بھی اپنے لئے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے کہ پاکستان کشمیر میں دہشت گردوں کو بھیج رہا ہے۔ لہذا کراس بارڈر ٹیررازم کو بھی ختم کر دینا چاہیے۔یہ پٹی بھی بھارت کو امریکہ کی پڑھائی ہوئی ہے اور امریکہ و برطانیہ و دیگر تمام عالم کفر نے واضح طور پر بھارت کا ساتھ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور ہمارے مشرف صاحب حسب سابق اس دباؤ کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔جبکہ شنید ہے کہ اندورن خانہ سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے اب صرف فاتحہ خوانی باقی ہے۔ دیکھئے کہ روسی صدر کی دعوت مذاکرات اور امریکی دوستی میں ہم مزید کیا کچھ کھوتے ہیں؟